ناسمجھ بچے کو مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں لے کر جانا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2312

تاریخ اجراء: 16 جمادی الاولی 1445ھ/01 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا ایک سال کے بچے کو پیمپر (PAMPER) پہنا کر اپنے ساتھ عمرہ اور طواف کیلئے جاتے وقت مسجد الحرام لے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ یونہی مسجد نبوی شریف میں حاضری کیلئے جاتے وقت ساتھ لے جانا کیسا ہے؟ اگر شرعاً یہ درست نہیں تو پھر ایسی صورت میں والدین عمرہ کرنے اور مدینہ شریف حاضری کیلئے سفر کیسے کریں، جبکہ ان کے پیچھے، بچے کو کوئی سنبھالنے والا نہ ہو۔ اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ناسمجھ بچوں کو مساجد میں لے جانے سے متعلق حکمِ شرعی یہ ہے کہ ایسے ناسمجھ بچے جن سے نجاست کا غالب گمان ہو، اُنہیں مسجد میں لانا مکروہِ تحریمی یعنی ناجائز و گناہ ہے اور ایسے ناسمجھ بچے جن سے نجاست کا غالب گمان نہ ہو، بلکہ محض احتمال اور شک ہو تو اُنہیں مسجد میں لانا مکروہِ تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں مگر بچنا بہتر ہے۔ پیمپر (PAMPER) پہنا کر لے جانے میں بھی یہی حکم ہے کہ اگر بچہ ایسا ہو کہ اُس سے پیمپر میں نجاست کر دینے کا غالب گمان ہو تو اُسے مسجد میں لے جانا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر غالب گمان نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں صورت مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ ایک سال کے بچے سے اگر نجاست کا ظنِ غالب ہو تو اب اُسے طواف کیلئے جاتے وقت یا ویسے ہی مسجد الحرام میں یا مسجد نبوی شریف میں حاضری کیلئے جاتے وقت اپنے ساتھ لے کر جانا شرعاً جائز نہیں، جو لے کر جائے گا وہ شخص گنہگار ہو گا۔ البتہ اگر بچے کی عادت کو دیکھتے ہوئے، جتنی دیر مسجدین کریمین میں ٹھہرنا ہے، اس کے حساب سے اُتنی دیر میں بچے کے نجاست کر دینے کا غالب گمان نہ ہو تو اب اگرچہ اِس صورت میں بچے کو مسجدین کریمین لے کر جانا، ناجائز و گناہ نہ ہو گا، لیکن مکروہ اور ایک نامناسب فعل ضرور ہو گا کہ اولاً اس صورت میں بھی نجاست کر دینے کا شک ہے، بالخصوص اتنے چھوٹے بچے سے اس بات کا زیادہ خطرہ ہے

کہ عام طور پر اتنی عمر کے بچے بار بار نجاست کر دیتے ہیں، پھر اتنے چھوٹے بچے کو مسجدین کریمین میں لانے میں اِن مساجد کی بے ادبی کا بھی سخت اندیشہ ہے کیونکہ بچے کے رونے، چیخ وپکار کرنے سے مسجدین کریمین کا تقدس پامال ہو گا اور ساتھ ہی وہاں موجود افراد کی عبادات میں بھی خلل پیدا ہو گا، جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

نیز ایسی صورت میں کہ جب پیچھے بچے کو کوئی سنبھالنے والا موجود نہ ہو اور والدین نفلی حج یا عمرہ کیلئے جانا چاہ رہے ہوں تو وہ بچے کو اپنے ساتھ سفر پر تو لے جائیں، لیکن مسجدین کریمین میں اُسے ہر گز نہ لائیں، بلکہ یہ طریقہ اختیار کر لیں کہ والدین میں سے کوئی ایک بچے کو سنبھالے اور دوسرا حاضری کیلئے چلا جائے، یا پھر اس صورت میں پہلے انتظار کر لیں ،جب بچے کو سنبھالنے کا انتظام ہو جائے تو اب حرمین طیبین کا سفر اختیار کریں۔ خیال رہے! اگر ماں باپ میں سے ہر ایک پر حج فرض ہو اور وہ فرض حج کی ادائیگی کیلئے جانا چاہ رہے ہوں تو اب کسی صورت تاخیر کی اجازت نہیں ہو گی بلکہ اگر بچے کو ساتھ لے جانا ہی ضروری ہو تو ساتھ لے جائیں اور اوپر بیان کردہ طریقے کے مطابق مسجدین کریمین میں حاضری دیں۔

مسجدوں کو بچوں سے بچانے کے حوالے سے، سنن ابن ماجہ کی حدیث مبارکہ ہے: ”عن واثلة بن الاسقع، أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراءکم وبیعکم، و خصوماتکم، ورفع اصواتکم، واقامة حدودکم وسل سیوفکم“ ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں کو بچوں، پاگلوں، خرید وفروخت، لڑائی جھگڑوں، آوازیں بلند کرنے، حدود قائم کرنے، اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب مایکرہ فی المساجد، صفحہ 151، رقم الحدیث: 750، دار ابن کثیر)

نا سمجھ بچوں کو مسجد میں لے جانے سے متعلق شرعی حکم بیان کرتے ہوئے، علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ در مختار میں فرماتے ہیں: ”یحرم ادخال صبیان ومجانین حیث غلب تنجیسھم، والا فیکرہ“ ترجمہ: جب بچوں اور پاگلوں سے نجاست کا غالب گمان ہو، تو انہیں مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ۔ (در مختار، جلد 2، کتاب الصلاۃ، مطلب فی احکام المسجد، صفحہ 518، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت رد المحتار میں فرماتے ہیں: ”والمراد بالحرمة کراھة التحریم لظنیة الدلیل۔۔۔ قولہ: (والا فیکرہ) أی: تنزیھا“ ملتقطاً۔ ترجمہ: حرام ہونے سے مراد مکروہ تحریمی ہے کیونکہ دلیل (یعنی وہ حدیث مبارکہ جس میں بچوں اور پاگلوں کو مسجد سے بچانے کا حکم ہے) ظنی ہے۔۔۔ اور ان کا یہ قول (کہ

اگر نجاست کا غالب گمان نہ ہو تو) مکروہ ہے، اس سے مراد مکروہ تنزیہی ہے۔(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد2، کتاب الصلاۃ، صفحہ518، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”(بچوں سے) اگر نجاست کا ظن غالب ہو تو اُنہیں مسجد میں آنے دینا حرام اور حالت محتمل و مشکوک ہو تو مکروہ“۔ (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ458، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net